جنت میں میاں بیوی کے تعلق کی کیا نوعیت ہوگی؟

نیز کیا جنت اور اُس کی نعمتیں صرف مَردوں کے لیے ہیں؟

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس بارے میں کہ:

❶- دنیا میں میاں بیوی ایک ہی گھر میں اکٹھے رہتے ہیں تو کیا جنت میں بھی اکٹھے ہی ایک ہی جگہ/ گھر میں رہیں گے؟

❷- دنیا میں بیوی اپنے شوہر کے تابعدار رہتے ہوئے زندگی گزارتی ہے، یعنی جو میاں صاحب کہتے ہیں ویسا کرتی ہے تو کیا بیوی جنت میں بھی شوہر کے تابعدار ہوگی؟ یا تابعداری سے آزاد ہوگی اور اپنی زندگی جیسے چاہے گی گزارے گی؟

❸- اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیثِ مبارکہ میں جتنے بھی جنتیوں کے انعامات بتائے ہیں، کیا وہ انعامات مرد اور عورت کے لیے برابر ہوں گے یا مردوں کے لیے زیادہ انعامات ہوں گے اور عورتوں کے لیے کم؟

❹- بحیثیت عورت میں جب یہ پڑھتی ہوں کہ شوہر کو جنت میں ستر ستر حوریں ملیں گی تو میرے خیال میں یہ بات آتی ہے اور تنگ کرتی ہے کہ پھر جنت میں بیوی کی اپنے شوہر کے سامنے ان حوروں کے ہوتے ہوئے کیا اہمیت ہوگی؟ یعنی بیوی اور حوریں کیا برابر ہوں گی؟

❺- جنت میں عورتوں کو کیا انعامات ملیں گے؟

برائے مہربانی تھوڑی تفصیل لکھ دیں، تاکہ عورت کو بھی سکون حاصل ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف مردوں

کے لیے ہی نہیں، بلکہ عورت کے لیے بھی برابر کی جنت بنائی ہے۔

اصل میں جب بھی علماء کے بیانات سنیں یا علماء کی کتابیں پڑھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنت صرف مردوں کے لیے بنائی گئی ہے اور اس میں سارے انعامات بھی صرف مردوں کے لیے ہی ہیں۔ عورت صرف مرد کے سکون کے لیے بنائی گئی ہے، بذاتِ خود عورت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ عورت کوئی اور مخلوق ہے، جبکہ اصل مخلوق تو مرد حضرات ہیں۔ مفتی صاحب! میں جنت کے حوالے سے کتاب ''جنت کے دلکش مناظر (ادارہ تالیفاتِ اشرافیہ)'' پڑھ چکی ہوں۔

درخواست: مفتی صاحب! میں آپ کی بہن آپ کے تفصیلی جواب کی منتظر ہوں، برائے مہربانی جنت کے بارے میں مزید جاننے کے لیے اچھے علماء کی کتابوں کا نام بتایئے، تاکہ عورتوں کو بھی خوشی محسوس ہو۔

اہلیہ علی رحمٰن (لاہور)

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ مؤمن کے لیے سب سے اہم چیز اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزارنا ہے، اس دنیا کے بعد یہی چیز کام آنی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جنت کا حصول مرد یا عوت کسی خاص جنس کے ساتھ نہیں رکھا ہے، بلکہ جو کوئی مومن ہوگا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے، پھر جب انسان اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جنت میں داخل ہوجائے تو وہاں اس کا دل ہر قسم کے میل اور بُرے خیالات سے پاک ہوگا، وہاں کسی قسم کے بے ہودہ خیالات نہیں آئیں گے، لہٰذا سائلہ کو چاہیے کہ وہ شریعت پر عمل پیرا ہوکر اللہ تعالیٰ کو راضی کرے، دیگر باتوں میں پڑکر اپنے جذبے کو ماند نہ ہونے دے۔

❶- جنت میں اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو ایک ساتھ رکھیں گے، بلکہ اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک جنت میں داخل ہوجائے اور دوسرا اپنے اعمال کی وجہ سے پیچھے رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے جنت میں پہنچائیں گے، اگر دنیا میں دونوں کے درمیان کوئی رنجش ہو بھی تو اللہ تعالیٰ جنت میں ان رنجشوں کو ختم کردیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی بیوی کو تمام حوروں کی سردار بنائیں گے۔

❷- جنت میں اللہ تعالیٰ ہر وہ چیز مہیا کریں گے، جسے انسان کا دل چاہے گا، وہاں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی، جنت کی زندگی کو دنیا کی زندگی سے موازنہ اور قیاس کرنا درست نہیں، عورت بھی اپنی من چاہی زندگی چاہے گی، لیکن وہاں دنیا کی زندگی کی طرح کسی قسم کی کوئی بے ہودگی نہیں ہوگی۔

❸- قرآن کریم اور سنتِ مطہرہ میں جنتیوں کے لیے جو جو نعمتیں بتلائی گئی ہیں، ان نعمتوں میں مرد و

عورت دونوں برابر ہیں۔

❹-عورت جنت میں اپنے شوہر کو ملنے والی حوروں سے افضل اوران کی سردار ہوگی۔

❺- نیک عورت اگر شادی شدہ ہے تو جنت میں اپنے جنتی شوہر کے ساتھ رہے گی اور شوہر کو ملنے والی حوروں کی سردار ہوگی، اوراللہ تعالیٰ اس عورت کو ان سب سے حسین وجمیل بنائیں گے اور وہ میاں بیوی آپس میں ٹوٹ کر محبت کرنے والے ہوں گے۔

اور اگر دنیا میں عورت کے متعدد شوہر ہوں، یعنی عورت نے اپنے شوہر کے انتقال یا اس کے طلاق دینے کے بعد دوسری شادی کر لی ہو، یعنی اس عورت نے دو یا اس سے زیادہ شادیاں کی ہوں تو وہ جنت میں اپنے کس شوہر کے ساتھ رہے گی؟ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

①-اس عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ جس کے ساتھ اس کی زیادہ موافقت ہو اس کو اختیار کر لے۔

②-وہ عورت آخری شوہر کے ساتھ رہے گی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو اس کا آخری شوہر ملے گا۔

③-عورت اس شوہر کے ساتھ رہے گی جس نے دنیا میں اس کے ساتھ اچھے اخلاق کا برتاؤ کیا ہو اور وہ شوہر جس نے عورت پر ظلم کیا ہوگا، اس کو تنگ کیا ہوگا، وہ اس عورت سے محروم رہے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کسی کے دو شوہر ہوں تو وہ جنت میں کس کے ساتھ رہے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اختیار دیا جائے گا، پس وہ اس شوہر کو اختیار کرے گی جس نے دنیا میں اس کے ساتھ اچھے اخلاق کا برتاؤ کیا ہو، اور وہی اس کا جنت میں شوہر ہوگا، اے ام سلمہ! اچھے اخلاق والے دنیا اور آخرت کی بھلائی لے گئے۔

④-بعض حضرات نے یوں تطبیق دی ہے کہ اگر سب شوہر حسنِ خلق میں برابر ہوں تو آخری شوہر کو ملے گی، ورنہ اسے اختیار دیا جائے گا۔

اور اگر عورت کنواری ہو، یعنی اس کا شادی سے پہلے ہی انتقال ہوگیا ہو، یا شادی شدہ تو ہو، لیکن اس کا شوہر جنتی نہ ہو تو جنت میں جس مرد کو بھی وہ پسند کرے گی، اس کے ساتھ اس کا نکاح ہو جائے گا، اور اگر موجودہ لوگوں میں کسی کو بھی پسند نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مرد جنت میں پیدا فرمائیں گے جو اس کے ساتھ نکاح کرے گا۔

باقی یہ خواہش کہ ایک عورت بیک وقت کئی مردوں کی بیوی ہو خلافِ فطرت بھی ہی اور جنت میں یہ خواہش پیدا بھی نہیں ہوگی۔ ’’المعجم الأوسط للطبراني‘‘ میں ہے:

”قال: خطب معاو ية بن أبي سفيان أم الدرداء بعد وفاة أبي الدرداء، فقالت أم الدرداء: إني سمعت أبا الدرداء يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: أيما امرأة توفي عنها زوجها، فتزوجت بعدهٗ فهي لآخر أزواجها. وما كنت لأختارك على أبي الدرداء.“

(المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٥/ ٣، من اسمه بكر، برقم: ٣١٣٠، ط: دارالحرمين، القاهرة)

” المعجم الكبير للطبراني“ میں ہے:

”عن أم سلمة، قالت: قلت: يا رسول الله! أخبرني عن قول الله ”حُوْرٌ عِيْنٌ“، قال: ”حور: بيض، عين: ضخام العيون شقر الجرداء بمنزلة جناح النسور“، قلت: يا رسول الله! أخبرني عن قوله: ” كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ “ ، قال: ”صفاؤهم صفاء الدر في الأصداف التي لم تمسه الأيدي“. قلت: يا رسول الله! أخبرني عن قوله: ”فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ“، قال: ”خيرات الأخلاق، حسان الوجوه“. قلت: يا رسول الله! أخبرني عن قوله: ” كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ “، قال: ” رقتهن كرقة الجلد الذي رأيت في داخل البيضة مما يلي القشر وهو العرفي“ . قلت: يا رسول الله! أخبرني عن قوله: ” عُرُباً اَتْرَاباً“، قال: ”هن اللواتي قبضن في دار الدنيا عجائز رمضاء شمطاء خلقهن الله بعد الكبر، فجعلهن عذارى عرباً متعشقات محببات، أتراباً على ميلاد واحد“ . قلت: يا رسول الله! أنساء الدنيا أفضل أم الحور العين؟ قال: ”بل نساء الدنيا أفضل من الحور العين، كفضل الظهارة على البطانة“ . قلت: يا رسول الله! وبما ذاك؟، قال: ” بصلاتهن وصيامهن وعبادتهن الله، ألبس الله وجوههن النور، وأجسادهن الحرير، بيض الألوان خضر الثياب صفراء الحلي، مجامرهن الدر، وأمشاطهن الذهب، يقلن: ألا نحن الخالدات فلا نموت أبداً، ألا ونحن الناعمات فلا نبؤس أبداً، ألا ونحن المقيمات فلا نظعن أبداً، ألاونحن الراضيات فلا نسخط أبداً، طوبى لمن كنا له وكان لنا“، قلت: يا رسول الله! المرأة منا تتزوج الزوجين والثلاثة والأربعة ثم تموت فتدخل الجنة و يدخلون معها، من يكون زوجها؟ قال: ” يا أم سلمة! إنها تخير فتختار أحسنهم خلقاً، فتقول: أي رب إن هذا كان أحسنهم معي خلقاً في دار الدنيا فزوجنيه، يا أم سلمة! ذهب حسن الخلق بخير الدنيا

والآخرة.'' (٣٦٧/ ٢٣، أزواج رسول الله ﷺ، أم سلمة، ط:مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

"وقوله: "وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَأَزۡوٰجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ" أي: يجمع بينهم و بين أحبابهم فيها من الآباء والأهلين والأبناء، ممن هو صالح لدخول الجنة من المؤمنين؛ لتقر أعينهم بهم، حتى إنه ترفع درجة الأدنى إلى درجة الأعلى، من غير تنقيص لذلك الأعلى عن درجته، بل امتنانا من الله وإحسانا، كما قال تعالى: "وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَمَآ اَلَتۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَمَلِهِمۡ مِّنۡ شَيۡءٍ ؕ كُلُّ امۡرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيۡنٌ""

(تفسير ابن كثير: ٤٥١/ ٤، ط: دار طيبة)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 15050-1442ھ دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....